مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمة القرآن

مقصد رمضان المبارک

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقر: ۱۸۳) اے ایمان والوتم پر روزے رکھنا فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

رمضان المبارک ہم پہ سایہ فگن ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دامن کو بھر کر آخرت کیلئے ذخیرہ بنا رہے ہیں۔ کیونکہ ایسے مواقع اللہ کی طرف سے انسان خصوصا ایک مسلمان کے لئے ایک بہت بڑا انعام ہیں کہ یہ محنت کم کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اجر وثواب کئی گنا زیادہ عطا فرماتے ہیں لیکن ایسے بھی ہیں کہ جن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آتا تو ہے۔ مگر وہ پھر بھی ناکام وخاسر ہی رہتے ہیں اور یہ بابرکت مہینہ ان کیلئے ایسے ہی گزر جاتا ہے جیسا کہ آیا ہی نہ تھا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو رمضان المبارک کا ادب واحترام کر کے آخرت سنوارنے کی توفیق فرمائے۔ آمین۔ برداران اسلام: رمضان المبارک کا مقصد صرف یہ نہیں کہ آدمی صبح سے شام تک کھانے پینے سے پرہیز کرے اور باقی جتنی واہیات ہیں ان کا ارتکاب کرتا رہے بلکہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کو بیان فرمانے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اسکے مقصد کو بیان فرمایا ہے اور وہ ہے تقویٰ و پرہیز گاری۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان خصوصا روزے دار ہر اس کام سے بچے اجتناب کرے جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔ خصوصا اس فحاشی اور عریانی کے دور میں اپنی آنکھ کان اور زبان کی حفاظت پہلے سے بڑھ کر کرے کیونکہ ان تینوں اعضا سے بعض ایسے کام ہو جاتے ہیں جن کی آدمی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ سخت ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے بہت بڑے گناہ کی شکل اختیار کر کے سخت عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کے بعض مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی کئی نعمتیں حلال چیزیں اور کام بھی روزے دار کیلئے حرام ہو جاتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر روزے کی حالت میں بعض حلال حرام ہو جاتے ہیں تو حرام کی کیونکر گنجائش ہو سکتی ہے اس لئے ہر مسلمان کو اپنی ساری زندگی میں جھوٹ چغلی غیبت گالی اور گندے فحش اور شرک وبدعت والے کلمات والفاظ کہنے اور سننے سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن رمضان المبارک میں ان گناہوں سے بچنے کی خصوصا کوشش کرنی چاہئے اس طرح فلمیں دیکھنا بے حیائی کی مجالس ومحافل میں شریک ہونا، بالکل ہی غلط ہے۔ اس لئے ان سے اجتناب کیا جائے اور رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں ذکر الٰہی تلاوت قرآن اور نوافل کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہے کہ یہی رمضان المبارک کا مقصد ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی سے اپنے دامن کو بچائے اور زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں رغبت رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

اللهم وفقنا لما تحب وترضى

ترجمة الحدیث

عزیمت کا عمل

عن النعمان بن بشیر قال قال النبی ﷺ الحلال بین والحرام بین وبینهما امور مشتبهة فمن ترک ما شبه علیه من الاثم کان لما استبان له اترک ومن اجترا علی ما یشک فیه من الاثم اوشک ان یواقع ما استبان والمعاصی حمی الله من یرتع حول الحمی یوشک ان یواقعه (بخاری ۲۷۵/۱، کتاب البیوع، باب الحلال بین والحرام بین و بینهما مشتبهات)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور کچھ امور (معاملات، چیزیں) ان دونوں (حلال اور حرام) کے درمیان مشتبہ (شبہ والی) ہیں تو جس شخص نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے متعلق گناہ ہونے کا شبہ ہے تو وہ شخص ایسی چیزوں کو بھی چھوڑ دے گا جن کا حرام ہونا ظاہر ہے اور جس نے ایسے عمل پر جرات کی یعنی وہ کر لیا جس کے متعلق اس کے گناہ ہونے کا شبہ ہے تو قریب ہے یہ آدمی (کسی موقعہ پر) حرام کا ارتکاب کر لے اور گناہ اللہ تعالیٰ کی چراہ گاہ ہے جو شخص چراہ گاہ کے اردگرد چرائے گا ہو سکتا ہے کہ اس چراگاہ میں بھی واقع ہو جائے۔

برادران اسلام: فرائض پر عمل کرنا حلال کو اپنانا اور حرام سے بچنا ہر مومن مسلمان پر لازم ہے جس سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ مگر مشتبہات "شکوک وشبہات والے اعمال اور چیزوں" سے بچنا کمال عزیمت ہے اور اسی کی طرف رحمت عالم ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے اور پھر محسن کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثال دیکر سمجھایا کہ کوئی چراہ گاہ ہو ہر جس میں ہری بھری گھاس لہلہا رہی ہو اور کوئی آدمی اس کے پڑوس میں اپنے جانور چرا رہا ہو اگر تو وہ اس چراگاہ سے دور میں اپنے جانور رکھے گا تو یقیناً اس کے جانور چراہ گاہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے اور نہ ہی اس گھاس اور کھیتی کا نقصان کریں گے جس کی بنا پر وہ گھاس اور چراہگاہ کے مالک کے شکوے شکایت سے بچا رہیگا۔ لیکن اگر وہ اپنے جانور چراہ گاہ کے کنارے "وٹ" پر لے آئیگا اور وہاں چرانے لگ جائیگا تو ہو سکتا ہے کہ اسکے جانور زبردستی اس چراہگاہ میں داخل ہو کر گھاس کا نقصان کریں یا اس آدمی سے نظریں بچا کر وہ منہ ماری کر لیں تو ایسی صورت میں اس آدمی کو تاوان بھی دینا پڑ سکتا ہے یا کم از کم اس گھاس کے مالک کی شکایت کا سامنا کریگا اس مثال کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ حرام چیزیں اور کام اللہ تعالیٰ کی چراہ گاہ ہے جو آدمی بھی حرام کا ارتکاب کریگا یقیناً وہ سزا کا مستحق ہوگا لیکن جو آدمی شک وشبہ والے کاموں سے بچے گا جن کے بارے میں اس کو شبہ ہے کہ پتہ نہیں یہ کہیں گناہ کا کام ہی نہ ہو تو وہ آدمی یقیناً حرام سے بچ جائیگا۔ کیونکہ جو شبہ والی چیز یا کام سے پرہیز کرتا ہے وہ واضح اور عین حرام کے قریب کیسے جا سکتا ہے؟ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ ہم بھی حرام کاموں اور چیزوں سے تو بچیں گے ہی ان امور سے بھی پرہیز ہی کرنا چاہئے جن کے متعلق شبہ ہو کہ پتہ نہیں یہ جائز ہے یا ناجائز۔ حلال ہے یا حرام؟